رسائل و مسائل

کیا مسلکِ حنفی میں بعض نشہ آور اشیاء حلال ہیں؟

سوال - پچھلے دنوں ایک طالب علم جو کہ ہدایہ اخیرین پڑھتا تھا، ایک مقام سمجھنے کے لیے بندہ کے ہاں آیا۔ میں نے عرض کیا کہ مطالعہ کرکے پھر سمجھاؤں گا۔ مطالعہ کرنے پر مجھے تسکین نہ ہوئی۔ آپ کی طرف رجوع کر رہا ہوں۔ ملاحظہ ہو: کتاب الاشربہ ص۴۸۰ ج دوم مطبع مصطفائی سطر دوم وهو نص على ان ما يتخذ من الحنطة والشعير والعسل والذُّرَةِ حلال عند ابي حنيفةؒ ولا يحدُّ شاربه وإنْ سَكِرَ منه ولا يقع طلاق السكران منه بمنزلة النائم۔ اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امامنا الاعظم رحمہ اللہ کے ہاں گندم، جو، شہد اور جوار کا جوشاندہ اگر نشہ بھی پیدا کر دے پھر بھی وہ حلال ہے اور اس کے پینے والے پر حد نہیں لگے گی حالانکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ امی وابی) نے ارشاد فرمایا ہے "کُلُّ مسکرٍ حرامٌ" وحرّم الخمر "وکل مسکرٍ خمرٌ" او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسی بات پر بعض اصحاب الظواہر نے لکھ دیا ہے کہ حنفیوں کے ہاں شراب حلال ہے۔ نعوذ باللہ۔ براہِ کرم اس مسئلے کی وضاحت فرمائیں۔

جواب:- ہدایہ سے جتنی عبارت آپ نے نقل کی ہے اُس سے بات پوری طرح واضح نہیں ہوتی۔ عبارت شروع سے یوں ہے: وقال في الجامع الصغير وما سوى ذالك من الاشربة فلا بأس به۔ قالوا هٰذا الجواب على هذا العموم والبيان لا يوجد في غيره وهو نص على... گویا جامع صغیر کی اصل عبارت صرف اتنی ہے کہ "امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک انگور اور کھجور کی شراب یا جوشاندے کے (سوا) دیگر مشروبات کے استعمال میں حرج نہیں"۔ اس کے بعد کی ساری عبارت جس کا ترجمہ

آپ نے کیا ہے امام ابو حنیفہؒ کا قول نہیں ہے، بلکہ بعض دوسرے لوگوں کا اپنا استنباط ہے۔ بالخصوص لا یحد شاربہ وان سکر منہ کے الفاظ تو اس میں ایسے ہیں جو نہ جامع صغیر میں موجود ہیں اور نہ ہی اس مفہوم اور اس استدلال کی کوئی گنجائش وہاں پائی جاتی ہے۔

ذرا آگے چل کر صاحب ہدایہ لکھتے ہیں وعن محمد انہ حرام ویحد شاربہ ویقع طلاقہ اذا سکر منہ کما فی سائر الاشربۃ المحرمۃ یعنی امام محمدؒ جو جامع صغیر کے راوی اور مرتب ہیں ان کا قول ہے کہ گیہوں، جو، شہد، چاول وغیرہ سے جو نشہ آور مشروب تیار ہو وہ بھی حرام ہے اور اس کو پی کر جو نشے میں مبتلا ہو گا اس پر بھی حد اسی طرح واجب ہے جس طرح دوسری نشہ آور چیزوں کے پینے پر ہے پھر آگے فرماتے ہیں ونبیذ العسل والتین والحنطۃ والذرۃ والشعیر حلال وان لم یطبخ وھذا عند ابی حنیفۃ وابی یوسف رحمہما اللہ اذا کان من غیر لھو وطرب . . . . وھل یحد فی المتخذ من الحبوب اذا سکر منہ قیل لا یحد . . . . والاصح انہ یحد فانہ روی عن محمد فیمن سکر من الاشربۃ انہ یحد من غیر تفصیل وھذا لان الفساق یجتمعون علیہ فی زماننا اجتماعھم علی سائر الاشربۃ بل فوق ذالک۔ یہاں سے مزید معلوم ہوا کہ نبیذ کی مختلف اقسام بھی امام ابو حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ کے نزدیک صرف اس صورت میں حلال ہیں جبکہ وہ تفریح ونشاط کی غرض سے نہ پی جائیں (بلکہ کسی ناگزیر حالت میں محض غذا اور توانائی حاصل کرنے کے لیے پی جائیں)۔ نیز یہ بھی معلوم ہو گیا کہ امام محمد مطلقاً نشے کو موجب حد قرار دیتے ہیں اور اس کا اطلاق غلوں سے تیار کردہ نشہ آور جو شاندوں پر بھی اس لیے کرتے ہیں کہ فساق و فجار ان کے گرد کثرت سے جمع ہوتے ہیں۔

درالمختار میں اس مضمون کی تشریح یہ ملتی ہے:

نبیذ التمر والزبیب ان طبخ ادنی طبخۃ یحل شربہ وان اشتد وھذا اذا شرب منہ بلا لھو وطرب، فلو شرب للھو فقلیلہ وکثیرہ حرام، ومالم یسکر، فلو شرب ما یغلب علی ظنہ ان یسکر فیحرم۔ کھجور کی نبیذ اگر معمولی آنچ دینے سے پک بھی جائے تو اس کا پینا جائز ہے بشرطیکہ اوّلاً محض سرور و سرخوشی مطلوب نہ ہو، ورنہ اس کی کثیر یا قلیل سب مقدار حرام ہے۔ اور ثانیاً

اُس سے نشہ پیدا نہ ہو، ورنہ ایسی مقدار پینا حرام ہے جس سے سُکر کا ظنِ غالب ہو"۔

یہی کچھ کشمش، کھجور، شہد، انجیر، گیہوں، جو وغیرہ کے متعلق کہنے کے بعد پھر لکھا ہے اذا قصد به استمراء الطعام والتداوی والتقوی علی طاعة الله ولو للهو لا یحل اجماعاً یعنی ان کو طبی یا غذائی حاجت کے بغیر محض شوقیہ پینا اجماعاً حرام ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کے مسلک کی یہ تشریح کرنے کے بعد آگے لکھا ہے: وحرمھا محمد مطلقاً قلیلھا وکثیرھا وبه یفتی، وذکرھا الزیلعی وغیرہ واختارہ شارح الوھبانیة وذکر انه مروی عن الکل۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احناف کا فتویٰ اسی پر ہے کہ اس قسم کے تمام نشہ آور شروبات کی ہر مقدار علی الاطلاق حرام ہے۔

اس ساری بحث سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ امام ابوحنیفہ یا فقہائے حنفیہ میں سے بعض دیگر اصحاب نے اس بارے میں کوئی تمیز قائم کی بھی ہے تو اس سے پیشِ نظر صرف قطعی الحرمت چیز یعنی خمر، اور اجتہاداً حرام قرار دی جانے والی اشیاء کے درمیان فرق کرنا تھا۔ دوسری قسم کی چیزوں کو وہ اس حد تک حلال قرار دیتے تھے یا قابلِ مواخذہ قرار نہ دیتے تھے جس حد تک وہ باعثِ فساد نہ ہوں۔ یہ صرف ایک قانونی امتیاز تھا جسے وہ واضح کرنا چاہتے تھے، ورنہ یہ بات ان کے پیشِ نظر قطعاً نہ تھی کہ ایک دو قسم کی شرابوں کے سوا دوسری تمام نشہ آور چیزوں کو حلال کر دیں۔ غلط فہمی صرف اس وجہ سے واقع ہوتی ہے کہ جامع صغیر کی عبارت کو واضح کرتے ہوئے صاحبِ ہدایہ نے ما دون سکر مسئلہ کے الفاظ لکھ دیے ہیں۔ ان الفاظ کا ماخذ معلوم نہیں کیا ہے۔ پھر ہدایہ سے یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ ما لو اور قلیل کے الفاظ کے ساتھ کن کا مسلک نقل کیا گیا ہے۔

بہر حال امام ابوحنیفہؒ یا مطلقاً احناف کی جانب یہ بات منسوب کرنا کسی طرح صحیح نہیں ہے کہ وہ صرف انگور یا کھجور ہی کی شراب کو حرام قرار دیتے تھے اور دیگر مُسکرات کی عمومی اور غیر مشروط حلت کے قائل تھے۔